Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۷) مطبوعہ ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

راجہ رام ند نے اعلان کیا کہ وہ مارواڑوں کے برائے نام سرپرست ہیں بلوہ ہائے تناولی سے اُن کو کچھ تعلق نہ تھا۔

پشاور میں ایک بل نام سولجر کی بندوق اتفاقیہ چل گئی جس سے ایک مارٹن نام سولجر فوراً چت ہو گیا ۞

اخبارات کی خبروں کی کاپی رائیٹ کا مسودہ قانون ۴ا جولائی کو کونسل ہند میں پیش ہوگا ۞

راولپنڈی کے موضع جلال گوجر خاں سے طاعون پھوٹنے کی افسوسناک خبر آئی ۞

امیر کابل نے دو آسٹرین منگوائے اور اُن کے ماتحت کرپ قسم کی توپیں بنانیکا کارخانہ کھولا ۞

کابل میں افواہ ہے کہ امیر صاحب اور روسی گورنمنٹ کے درمیان ریلوے کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے روسی کہتے ہیں اُن کی ریل کو ہرات او قندھار تک بڑھانے کی اجازت دیجائے لیکن امیر صاحب نہیں مانتے ۞

کوہ منصوری پر ایک نمائش تصاویر ہونیوالی ہے جس کا افتتاح وسط ماہ ستمبر میں کیا جاویگا ۞

کرنیل - این - سی - بارٹیلی صاحب رزیڈنٹ بڑودہ ہیں ماہ اگست میں ملازمت سے ریٹایر ہونیوالے ہیں ۞

موسم سرما میں ایک عظیم فوجی جنگی قواعد یا لی پہاڑی ہوگی اور باعث امید ہے کہ ۱۵ ہزار فوج شریک ہوگی ۞

مہاراجہ بڑودہ نے شملہ میں پہنچکر حضور ویسرائے سے ملاقات کی حضور وایسرائے نے اپنے ہاں گارڈن پارٹی دی مہاراجہ ممدوح لاہور امرتسر پشاور کی بھی سیر فرمائینگے ۞

بنوں سے دتہ خیل کو کچھ اُونٹ کمسریٹ کا ساماں لارہے تھے وزیری لٹیرے آپڑے اُونٹوں کو لے بھاگے پیچھے سے سپاہیوں نے تعاقب کیا ان میں سے ۵ وزیری قتل ہوئے

کابل میں محمد عمر خاں اور کرنل ایک ملازم نے امیر کابل پر پستول چھوڑی امیر صاحب بچگئے ملازم پکڑا گیا ۞

گوڑگاؤں میں اقوام میو و راجپوت میں سخت فساد پھوٹا زیادہ نہ پھیلے تو بہتر ہے ۞

راجپوتانہ کی ریاست سروہی کے مقام اوبر میں سونے و تانبہ کی کان کا پتہ لگا کارپردازان ریاست کھود رہے ہیں،

چھاؤنی سیالکوٹ کے متصل بھلکہ نالہ میں اسپی توپخانہ کے دو گھوڑے ڈوب گئے ایک دوسرے کو بچانے گیا تھا ۞

کیپ ٹون میں ۴ ہزار باشندوں نے جلسہ کیا کہ ٹرانسوال کو ضرور سیدھا کریں اس جلسہ میں اتفاق رائے سے بزور تائید کی گئی کہ سر الفریڈ ملز کی پالیسی در بارہ ٹرانسوال درست اور لازم ہے ۞

برٹش وسط افریقیہ کی ایک رجمنٹ جس میں ایک ہزار حبشی سپاہی ہیں مارشس کو روانہ کی گئی ہے یہاں جو فوج گورہ سپاہ کو سبکدوش کریگی جو کیپ ٹون کو بھیجی جاویگی اور وہ ٹرانسوال میں کام آئیگی ۞

امن کانفرنس نے روسی تجاویز در بارہ کم کرنے سامان جنگ کے نامنظور کی ہیں ۞

سپین کی ملکہ ریجنٹ نے اجلاس پارلیمنٹ میں کہا کہ جو مصیبتیں پڑی ہیں اُن کا ماتم بجائے شور کے خاموشی سے کیا جائے ۞

شہنشاہ ایران نے اپنی سلطنت کے حصوں کو جاگیروں میں تبدیل کر کے تمام قلمرو کے زبردست رئیسوں میں بانٹ دیا اس میں یہہ حکمت عملی مدنظر رکھی گئی ہے کہ تمام جاگیردار اپنے اپنے ذاتی فایدہ کی حفاظت کی غرض سے غیر حملہ آوروں کا دل سے مقابلہ کرینگے ۞

۳۰ جون کو لندن سے خبر آئی پریسیڈنٹ کروگر اپنی ہٹ کو نہیں چھوڑتا اور شرائط صلح میں نرمی نہیں کرتا ہے - مسٹر فشر آرنج فری سٹیٹ کی طرف سے سمجھانے گئے تھے اس نے خبر دی کہ پریٹوریا کی سفارت ناکام نکلی ہے ۞

سینٹ پال کھنڈرل میں پادری مسٹر پیل صاحب ممباسہ کے بشپ مقرر کئے گئے پادری مسٹر کنگ مڈ لیفاسکر کے بشپ مقرر ہوئے اور پادری مسٹر واٹھڈ مدراس کے بشپ مقرر ہوئے ۞

جناب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک شمال مغرب ۱۰ جولائی کو نینی تال سے روانہ ہونگے - ۱۰ و ۱۱ کو بریلی میں رونق افروز - ۱۲ کو علیگڈھ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ - آگرہ - ۱۷ جھانسی - ۱۸ کانپور - ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ الہ آباد - ۲۲ کو لکھنو - یہاں اگر موقع پایا تو جلسہ کونسل واضع آئین منعقد فرمائیں گے ۞

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ایم۔ویری صاحب ڈی۔ڈی۔اڈیٹر

پادری ایچ۔گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔اے + پادری پی۔سی۔اپل صاحب　ایڈیٹوریل
پادری جی۔ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری جمیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب + مسٹر مسیح الدولہ صاحب　کارسپانڈنٹس
پادری کدارناتھ صاحب بنت

دنیا کے کل مذاہب حقہ اور باطلہ میں ایک فیصلہ کرنیوالا معیار

مرزا صاحب قادیانی بھی عجیب وغریب قسم کے آدمی دنیا میں اپنی ذات میں بے نظیر پیدا ہوئے ہیں ان کی تمام باتیں آئے دن نئی سے نئی عجیب قسم کی ہوتی ہیں حقیقت میں ان کو دور کی سوجھتی ہے آج کل وہ پیشین گوئیوں سے تو کسی قدر رک گئے ہیں مگر اپنی جبلی عادت کے مطابق کچھ نہ کچھ دین عیسوی کی مخالفت پر کمر بستہ ہو کر حملے کرتے ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اخبار مطبوعہ ۹ جون ۱۸۹۹ء میں عنوان بالا کا ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں وہ سورۃ آل عمران کی آیت اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ یعنے جب کہا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو موت دینے والا ہوں اور اپنی جناب کی طرف رفعت دینیوالا ہوں اور تجھے کافروں کی ناپاک تہمتوں اور الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ تیرے منکروں پر حکمران رکھونگا۔ نقل کر کے لکھتے ہیں کہ "اب ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ مسیح کے حقیقی تابعدار مسلمان ہیں اور منکران حقیقی یہود ہیں پس مسیح کے اولاً بالذات قایل یعنے مسلمان اس کے بالذات منکروں پر حکمران ہیں کیونکہ یروشلم جو یہودیوں کا قبلہ ہے وہ مسلمانوں کے تحت حکومت میں ہے" اور اس کو ایک دلیل قایم کر کے حق مذہب اسلام کو قرار دیتے ہیں واہ مرزا صاحب کیا کہنے ہیں آپ کی تاویلات وتفاسیر خوب رنگ لاتی ہیں ذرہ آپ صرف یہہ صاف دل سے بتلاویں کہ کیا یہہ حقیقت ہے کہ مسلمان عیسیٰ مسیح کے حقیقی پیرو ہیں؟ جائے تعجب ہے کہ مسلمان جو ہر ایک امر میں عیسیٰ مسیح کے سخت مخالف اور دشمن ہیں آپ ان کو اس کے پیرو بتلاویں عیسیٰ مسیح کے سچے پیرو تو ضرور مسیحی ہیں اگر اس پیشین گوئی کو سچ گردانا جاوے اور اس کو مذہب کی صداقت کا معیار سمجھا جاوے تو اس سے دین عیسوی سچ ٹھہریگا نہ کہ دین محمدی اور جب یہہ مانا جاوے کہ مسیحی معتقد عیسیٰ مسیح کے ہیں تو یہہ بات بھی قابل غور ہے کہ وہ حکمران بھی ہیں اور مسلمان ان کے ماتحت اور اُن کی رعیت ہیں اور آپ بھی مانتے ہیں کہ "دوسرے درجے پر مسیح کے قایل عیسائی ہیں اور دوسرے درجے کے منکر مجوس اور ہنود اور یہہ منکر علی العموم عیسائیوں کے ماتحت ہیں"۔ کیوں صاحب کیا مسلمان سرکار انگریزی کے ماتحت نہیں ہیں اگر سچائی کے ساتھ آپ کو کچھ محبت ہے تو ضرور اس پیشین گوئی کو یوں مانو ورنہ ہم عیسائی اس پیشین گوئی کے محتاج نہیں صدہا ہزارہا پیشین گوئیاں انبیا کی کتابوں میں مرقوم ہیں جو دین مسیحی کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہی ہیں ‡

ریویو

لالہ متھراداس رائے صاحب سہارنپوری ریٹایرڈ سب انجنیر نے ایک سائنٹی فک میگزین ماہواری نکالنا شروع کیا ہے اس میں طبابت زراعت صنعت اور حرفت کے مضامین ہوتے ہیں امید ہے کہ اس علمی رسالہ کے ذریعہ سے لوگوں کو بہت فایدہ پہنچیگا۔ یورپ اور امریکہ میں علمی رسالوں کے ذریعہ سے حیرت انگیز ترقیاں ہوتی رہتی ہیں اگر ہندوستان میں بھی اس قسم کے علمی رسالے نکلا کریں اور اہل ہند صنعت وحرفت پر توجہ کریں تو بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے ‡

---

۲۹ جون کو لندن سے خبر آئی کہ برسلز کے بازاروں میں کل اور آج سخت فسادات وقوع میں آئے ہیں یہہ سوشلسٹوں کی شرارتیں ہیں جنہوں نے پارلیمنٹ میں بھی سخت شور مچایا اور اب کھلم کھلا فساد کر دیا یہہ لوگ گورنمنٹ کی اصلاح انتخاب کو ناپسند کرتے ہیں فساد کے خوف سے دکانیں بالکل بند ہیں وزارت گاہوں پر سنگین پہرے رکھے گئے اور انتظام کے واسطے فوجوں کے دستے مقرر کئے گئے۔ بعد میں خبر آئی کہ فساد رفع ہو گیا ‡

جیپور وٹونک کے درمیان بناس ندی میں ایک کشتی ڈوب گئی تمام مسافر غرق ہو گئے ‡

مسیح کی تعلیم

بقیّہ

چھٹا باب

خدا کی بادشاہت کی برکتیں

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۳ جون سنہ ۹۹ء

وہ جو سچے دل سے مسیح کو تلاش کرتا ہی مسیح کی سچائی کا گواہ ہو جاتا ہی روح القدس کی تاثیر سے خواہ مسیح کے کلام خواہ اس کے دینی دستورات سے توبہ کرنے والے کے دل میں معافی ملنے کا پسندیدہ اور پائیدار یقین حاصل ہوتا ہی اور مسیح کا خون جو گناہوں کے لئے (جیسا کہ مسیح نے خود کہا) بہایا گیا اس فضل کا پائیدار ثبوت اور مہر ہی اس سے کوئی برکت بڑی نہیں معلوم دیتی ہی جو کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے میں سب سے اوّل ملتی ہی کیونکہ اس سے آدمی کا دل اپنے گناہ کے عذاب سے رہائی پاتا ہی اور خدا کے فتوے کا بوجھ بالکل اُٹھا لیا جاتا ہی۔ جُدائی کی دیوار جو کہ خدا اور آدمی کے درمیان گناہ کے سبب سے بنی ڈھا دی جاتی ہی اور وہ آدمی ایک فرزند کی مانند خدا سے ملایا جاتا ہی اور اسی نجات کے پہلے تجربہ میں نہایت خوشی پیدا ہوتی ہی۔ وہ دعا جو کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھائی اس مطلب سے کہ روزمرہ کی دعاؤں کا نمونہ ہووے اُس میں اُس نے یہہ فرمایا کہ "ہمارے قرضوں کو معاف کر جیسا ہم بھی اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں" (متی ۶: ۱۲) ہم ایسا نہ سمجھیں کہ معافی کی بخشش ہمارے گناہ اور قصوروں سے جو کہ ذاتی کمزوری سے ہوتے ہیں روز بروز کھوئی جاتی ہی یا یہہ بھی مطلب نہیں ہی کہ اگر گناہ کے سبب سے بخشا ہوا آدمی پھر خدا کے خوف اور اس کے فتوے کے عذاب میں گرفتار ہو جاوے مسیح نے فرمایا کہ "وہ جو نہلایا گیا ہی" اس کو یوں دوسرے معنے میں کہا جس نے ایک دفعہ ہماری معافی سارے بدن کے دُھلائے جانے کی مانند حاصل کی "سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں" یعنے روزمرہ کی ذاتی ناپاکیوں سے "بلکہ سراسر پاک ہی" (یوحنا ۱۳: ۱۰) ہماری معافی بنی رہتی ہی مناسب ہی کہ معافی کی صلح بھی بنی رہے اور ہماری روزمرہ دعا کہ "ہماری تقصیریں معاف کر" اس کی یہہ غرض ہی کہ ہم خدا سے مانگیں اور اس سے پاویں یہہ معافی جو کہ ہماری گناہ آلودہ کمزوری کے سبب سے ہمیں ہر روز درکار ہی تاکہ ہماری صلح اس سے بنی رہے۔ ہماری دن بدن کی خدمت کے ساتھ خطائیں ہوتی رہتی ہیں اور ایسی دعا اور اقرار کرنے سے ہمارے دل میں معافی کی ضرورت کی پہچان اور معافی کی برکت تازہ رہتی ہیں۔

۲۔ خدا کی بادشاہت کی اس دنیا میں ایک اور دوسری بھاری برکت "زندگی" ہی اس الٰہی بخشش کا ذکر یوحنا کی انجیل میں بار بار پایا جاتا ہی۔ مسیح کی گفتگو میں اور آدمیوں کی بول چال میں اس لفظ "زندگی" کے معنے میں بہت فرق ہی البتہ وہ جو عام طور سے زندہ کہلاتے ہیں مسیح کی تعلیم میں مُردہ کہلائے جاتے ہیں وہ جو مسیح کی زندگی رکھتے ہیں سو ان کی بابت مسیح یوں کہتا ہی "وہ موت سے گذر کے زندگی میں پہنچے ہیں" (یوحنا ۵: ۲۴) یوحنا کی انجیل میں اس نئی زندگی کا پورا نام "ہمیشہ کی زندگی" ہی (یوحنا ۵: ۲۴) اور اس نام سے مُراد یہہ ہی کہ نہ صرف یہہ بخشش اس دنیا سے ملتی بلکہ اس کا شروع اور اس کی خاصیت آدمی کی ذاتی اور فانی زندگی سے بہتر ہی اس زندگی کے بخشنے کے لئے مسیح فرماتا ہی کہ میں اسی بھاری سبب سے اس دنیا میں آیا ہوں "میں آیا ہوں تاکہ وہ زندگی پاویں اور زیادہ حاصل کریں (یوحنا ۱۰: ۱۰) اور وہ اپنے کو اس زندگی کا چشمہ بتاتا ہی "میں۔۔۔۔ زندگی ہوں" (یوحنا ۱۴: ۶) جو کوئی اس کا کلام سُنتا ہی اور اس پر ایمان لاتا ہی اس بخشش کو پاتا ہی "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سُنتا اور اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہی ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہی" (یوحنا ۵: ۲۴) پھر "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو جو مجھ پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہی" (یوحنا ۶: ۴۷) اس زندگی کا شروع نئی پیدائش میں ہی جس کا ذکر یوحنا کے ۳ باب میں ہی اور اگرچہ یہہ نئی پیدائش روح کے وسیلے سے ہی (یوحنا ۳: ۵) تو بھی مسیح اس زندگی کا شروع ہی کیونکہ اس نے خود باپ سے اس کو حاصل کیا تاکہ آدمیوں کو بخشیدہ ہووے "کیونکہ جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہی اُسی طرح اس نے بیٹے کو بھی دیا ہی" "تو نے اُسے سب جسموں پر اختیار دیا ہی تاکہ وہ اُن سب کو جنہیں تو نے اُسے بخشا ہمیشہ کی زندگی دیوے" (یوحنا ۱۷: ۲)

اور مسیح نہ صرف اس زندگی کا چشمہ ہی بلکہ اس کا پرورش کرنے والا بھی ہی "میں زندگی کی روٹی ہوں" (یوحنا ۶: ۳۵) اور (یوحنا ۶: ۵۱) "میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اُتری" مسیح جہان کی زندگی کے لئے خاص کر کے موت کے وسیلہ اپنے تئیں دیتا ہی اور ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ اُن کے لئے ہی جو اس قربانی کو کھاتے ہیں "جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہی اور میرا لہو پیتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہی۔۔۔۔۔ کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے اور میرا لہو فی الحقیقت پینے کی چیز ہی" (یوحنا ۶: ۵۴-۵۵) اس تعلیم میں کچھ شک نہیں ہی

کہ یہہ زندگی بڑے بھید کی بات ہو لیکن بات یہہ ہو کہ ہم اپنی جسمانی زندگی کی بابت گو ہم سب طرح کے علم پڑھے ہوں تو بھی بہت کم واقف ہیں اور اُس کے سمجھنے میں حیران ہیں تو یہہ روحانی زندگی جسے مسیح دینے کے لئے آیا کس طرح اس کے بھید کی پوری تحقیقات کر سکتے ہیں بیشک مسیح کی تعلیم میں "جیتی روٹی" اور "گوشت کھانا" اور "اس کے خون کو پینا" یہہ باتیں آدمی کی عقل میں آنا مشکل ہو مگر یہہ مشکلات موقوف ہو جائینگی جب ہم اسی باب میں اور باتوں کا مقابلہ کرینگے یعنے "یسوع کے پاس آنا" "اس پر ایمان لانا" "اُسکا گوشت کھانا" اور "اس کا خون پینا" سب باتوں سے مسیح پر ایمان لانے اور اس سے شراکت رکھنے کا ایک ہی روحانی مطلب ہو جو ہماری نجات سے متعلق ہو دیکھو (یوحنا ۶: ۵۳) "اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا لہو نہ پیو تو تم میں زندگی نہیں" اور (یوحنا ۶: ۴۰) "میرے باپ کی مرضی یہہ ہو کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاوے" جیسا مقدس اگستین کا قول ہو "ایمان لاؤ اور تم کھا چکے" بادشاہت کی اس برکت کی قدر اور مطلب اس بات سے اور زیادہ کھل جائیگا۔ لوقا کے ۱۵ باب میں مسرف بیٹے کی تمثیل انسان کے خدا کی طرف متوجہ ہونے اور اس کے معافی پانے کی ایک تصویر ہو لیکن اگر بیٹے کو جبکہ وہ گھر پر لوٹا اور اس خوشی کے بعد یہہ معلوم ہوتا کہ میرے دل میں باپ کا پیار نہیں اور باپ کے پاس رہنے سے مجھے کچھ لطف نہیں اور باپ کے گھر کی کسی چیز اور کام سے مجھے غرض نہیں اور اگر سارے شوق اور خوشیاں اور لذتیں اس دور ملک کی بری عادتوں کے سبب سے بالکل تبدیل اور یہاں تک ذلیل ہو گئیں کہ میں اب اپنے باپ کے گھر کے معمولی دستور پر چلنے نہیں چاہتا ہوں تو ایسی باتوں سے ظاہر ہو کہ اگر معافی اور مبارکبادی اور فرزندی کا درجہ اس کو پھر ملا باپ کی مہربانی سے تو بھی وہ بدنصیب بنا رہتا ہو کیونکہ باپ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی طاقت اور طبیعت نہیں رکھتا۔

اسی طرح سے ہر ایک آدمی کا حال ہو جو اس بادشاہت کی پہلی برکت یعنے معافی حاصل کر کے خدا باپ کے پاس آیا ہو اب اگر اس میں نہ تو خدا کی طرف فرزند کا سا دل اور نہ روحانی آرزو اور نہ خدا کی مرضی بجا لانے کی طاقت ہو تو وہ بڑا کمبخت ہو جب تک کہ وہ حقیقی بیٹے کے دل کی بخشش جس میں خدا سے محبت رکھنے کی طبیعت اور خاصیت مراد ہو قبول نہ کرے اور وہ جس بات کو خدا چاہتا ہو نہ چاہے تو اس کا خدا کے ساتھ صلح حاصل کرنا عبث اور بے فایدہ ہو اب یہہ زندگی کی بخشش یعنے الہی اور ابدی زندگی (جس کا خاص شروع مسیح ہو اور جسے وہ اپنے ایمانداروں اور اس کی سی زندگی کے رکھنے والے طالبوں کو فراوانی سے بخشتا ہو انسان کے دل میں اُن بے ریا محبت کے کاموں کا زندہ چشمہ ہو جس سے آدمی کا دل دنیا سے چھوٹکر خدا کی بادشاہت میں سچ مچ داخل ہو کر اُسی کی بادشاہت کو اپنا وطن سمجھتا ہو اور خدا سے محبت اور اس کی عزت کی غیرت رکھتا ہو اور دل و جان سے خدا کے سچے فرزند کی مانند اس کی خدمت گذاری کرتا ہو اور اپنی اصلی خوشی ایسے کاموں میں جانتا ہو۔ بیشک خدا سے صلح پانے کی شناخت خود بخود آدمی کو بڑا شکر گذار اور پسندیدہ اخلاق کا مستحق بنا دیتی ہو لیکن جس وقت کہ ہم اپنی انسانی طبیعت اور ارادوں کی ناپایداری کی طرف (جو گناہ کے غلبہ سے کمزور ہو گئے) لحاظ کرتے ہیں تو ہم زندگی کی الہی بخشش کی بڑی قدر کرینگے کیونکہ اُس کو حاصل کرنے سے نہ صرف ہمارے ارادے پھر بحال ہونگے (تاکہ ہم فرزندوں کی طرح خدا باپ کی مرضی کے تابع ہو کے اس کے عمل کرنے کی طاقت رکھیں) بلکہ خدا کی سچائی کو اختیار کرنے کی روحانی طبیعت ہم میں پیدا ہو جاویگی۔ یہہ بادشاہت کی دونوں برکتیں یعنے معافی اور زندگی نعمتوں سے ایسی بھرپور ہیں کہ سوا زندگی کے (یوحنا ۱۰: ۱۰) بہتایت کی اور برکتوں کی حاجت نہیں ہو کیونکہ معافی ہمیں خدا باپ سے صلح کراتی ہو اور اپنی زندگی سے ہم خدا کے فرزندوں کی سی محبت اور طبیعت حاصل کرتے ہیں اس لئے روحانی طور سے ہم اور خدا ایک ہو گئے (افسیوں ۲: ۱۴) اور اس میل ملاپ سے اپنے پھلوں کے ساتھ ہم سچائی اور کامل مبارکبادی پاتے ہیں اور اگر اس مبارکبادی کا تجربہ اس زندگی سے معلوم ہوتا ہو تو یہہ "زندگی" ابدی خیال کی جاتی ہو نہ صرف اس کے شروع اور خاصیت کے سبب بلکہ اس کی برقراری کے سبب سے پس جبکہ اس کی اصلیت الہی ہو اور اس کی خاصیت ذاتی زندگی سے بڑھکر ہو تو جسمانی موت اس کو ہلاک کر نہیں سکتی ہو اور جسمانی موت حقیقت میں موت نہیں رہی وہ آدمی جس نے اسے پایا ہرگز موت کو نہیں دیکھے گا (یوحنا ۸: ۵۱) اُسکا کامل انجام اور پورا مطلب اس میں ظاہر ہوتا ہو کہ آدمیوں کا جسم پھر زندہ ہو کر نئی اور ابدی زندگی حاصل کریگا زندگی کے وعدہ کا اعلیٰ درجہ ان باتوں میں جو مسیح سے بار بار کہی گئیں ظاہر ہو جیسا (یوحنا ۶: ۴۰-۴۴-۵۴) "اور میں اُسے آخری دن میں اُٹھاؤنگا" اور ہم مسیح کے اس بھاری دعوی کو پیش کرتے ہیں جیسا کہ (یوحنا ۱۱: ۲۵) "میں قیامت اور زندگی ہوں وہ جو مجھپر ایمان لاتا ہو اگرچہ وہ مرگیا تو بھی وہ جیئیگا اور وہ جو زندہ ہو اور مجھپر ایمان لاتا ہو کبھی نہ مریگا"۔ باقی آیندہ



محمد صاحب با معجزہ تھے

انور تو بڑا ہی غضب ڈھاتے ہیں کہ بیچارے پیغمبر عرب کو بے معجزہ بتاتے ہیں حالانکہ کثیر التعداد معجزے آنحضرت سے منسوب کئے جاتے ہیں ہم کو میاں انور کی نوراً علیٰ نور باتوں سے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی متعصب مولوی کسی محمدی سے ان کی مرمت نہ کرا دے خاص کر اس سبب سے اور بھی اندیشہ ہے کہ آپ لدھیانہ میں رہتے ہیں اور کہیں رہتے ہوتے تو اس قدر خدشہ نہ ہوتا۔ لو محمدیو کچھ انعام دلواؤ ہم تمہاری مدد کئے دیتے ہیں پیغمبر عرب کے چند معجزات گن کر میاں انور کو ساکت کئے دیتے ہیں انور نے شاید مشکوٰۃ۔ احمد ابن عبداللہ کے اقرارات فنیڈر کی حیات القلوب کو غور کر کے نہیں دیکھا۔ لیجئے حضرت اب معجزات گن لیجئے۔

ایک اونٹ بلبلاتا ہے اور حضرت اپنا دستِ مبارک بڑھا کر اُس کو پُچکارتے ہیں اور وہ چپ ہو جاتا ہے ایک گنجے لونڈے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور اس کے بال اُگ آتے ہیں شاید گنج کی وجہ سے نفرت ہوتی ہوگی ایک گھوڑے کو ٹھوکر لینے سے باز رکھتے ہیں اونٹ کا سوار گھوڑے کو ٹھوکر سے بچائے واقعی معجزہ ہے۔ ہم تو قایل ہیں چاہے انور نہ مانے۔ ایک سپاہی کی آنکھ دُکھتی ہے اس کو اچھا کرتے ہیں اپنی بھیڑ کے کان میں ایک نشان کرتے ہیں اس کی نسل میں آج تک یہہ نشان چلا آتا ہے۔ ایک کھجور کا درخت تانیں اُڑاتا ہے شاید انور اس پر اعتراض کریں کہ اب تو تحقیقات سے گانے والا درخت ثابت ہو گیا اچھا ہم اُس کو چھوڑے دیتے ہیں ایک اور کھجور کا درخت حضرت کی نبوت پر شہادت دیتا اور زور زور سے چلاتا ہے کہ سچ ہے ؎

برگ سبز است تحفۂ درویش۔ حضرت جب مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو گرد نواح کے پہاڑ حضرت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں "اے خدا کے نبی تجھ پر رحمت ہو" حضرت نے اپنے ہاتوں کے انگوٹھوں اُنگلیوں سے خالی برتنوں کو چھوا اور پانی کی ندیاں جاری ہوئیں اور ایسی طغیانی ہوئی کہ اونٹوں کو اپنے ڈوب مرنے کا ڈر پیدا ہوا مگر حضرت یہی ملار گاتے تھے ؎

مثل ماہی تیرتا جاتا ہوں راہِ عشق میں
چشم گریاں کی بدولت ہے سمندر زیر پا

ایک پانی کے کنڈ میں تھوکا تو اس کا پانی شیریں ہو گیا ذیابطس کے مریض کے تھوک اور پیشاب سے بھی پانی شیریں ہو جاتا ہے یہہ سر سید مرحوم کی غلطی ہے دیکھو حضرت ایک چھڑی کو تلوار میں تبدیل کر رہے ہیں۔

اور سنئے ایک مرتبہ حضرت علی کے لبادے سے جس کو علی پہنے ہوئے تھے منہہ ڈھانک کر سو رہے تھے اُن کو وحی نازل ہوئی اور آپ وحی کے مزے لیتے رہے کہ قرص خورشید در سیاہی شد۔ جب جاگے تو علی سے پوچھا کہ نماز پڑھی اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے سر مبارک کو سرکا نہ سکا مبادا آپ جاگ جائیں اور نیند میں خلل آئے آپ نے اُٹھ کر پکارا اے رب سورج کو واپس بھیج۔ عثمان کہتا ہے کہ بخدا میں نے آفتاب اُونچا ہوتے دیکھا اور بعد نماز پھر غایب ہو گیا۔ اور لیجئے ۱۳۰ آدمیوں کو حضرت نے ایک بھیڑ کے کلیجے سے آسودہ کر دیا غالباً زود ہضمی والے ہونگے جن کا علاج عام طور سے یہی ہے ایک مرتبہ حضرت اور علی معہ بہت سے مریدوں کے عبداللہ کے گھر مہمان تھے علی اور حضرت نے جس قاب میں کھایا اُس میں سالم بھیڑ کا کباب تھا دونوں نے کھانے کے بعد قاب اپنے مریدوں کو دی اُنہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا باقی ہڈیاں رہ گئیں تب اُنہوں نے حضرت سے کہا ہم کو دودھ پلوائے ناظرین اوّل تو غور کرو کہ سیر ہو کر کھا چکے ابھی شیر کی بھی تلاش ہے دوسرے کیا عمدہ بدرقہ ہے گوشت کے بعد دودھ خربوزوں کے بعد دودھ تو سُنا تھا مگر گوشت کے بعد دودھ نئی اپج ہے یہہ بدوؤں ہی کا حصہ ہے خیر حضرت نے اپنا رومال اُن ہڈیوں پر پھیلا کر یہہ دعا کی اے رب جس طرح تو نے اس جانور پر برکت دی کہ ہم سب اس کے گوشت سے کھا کر آسودہ ہوئے اب ایسی برکت دی کہ ہم اس کا دودھ بھی پئیں۔ روایت ہے کہ ہڈیوں پر گوشت نمودار ہوا جانور ہلنے لگا اور کھڑا ہو گیا اور اُس کے تھنوں میں دودھ پیدا ہوا سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور گھر کے تمام برتنوں کو بھی بھر لیا واقعی بڑے حریص لوگ تھے مگر محمد صاحب تو مداریوں کے بھی گرو گھنٹال نکلے جو اکثر ایسے ہی چادر پھیلا کر آم کے درخت نارنگی کے درخت لگا کر پھل کے پھل لوگوں کو کھلا دیتے ہیں۔ کہیے حضرت انور اب بھی آپ کو شبہ باقی ہے کہ محمد صاحب بے معجزہ تھے؟

اب غالباً آپ ہم سے ایک سوال ضرور کرینگے کہ محمد تو پکار پکار کہہ رہا ہے کہ معجزات کرنے کو نہیں آیا میں صرف ایک نبی ہوں ڈرانے والا ہوں معجزات میرے پاس کہاں اور غالباً اُس کے ثبوت میں وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین (سورہ عنکبوت ۵۰) پیش کرینگے یا سورہ بنی اسرائیل ۹۲-۹۵ سورہ رعد ۸ وغیرہ پیش کر کے ہم کو دھمکائیں گے کہ تم نے جو محمدیوں کی طرف سے معجزات محمد ثابت کرنیکا ٹھیکا لیا ہے

اس کا کیا جواب دیتے ہو کہ اگر محمد صاحب کا کلام جو قران میں درج ہی سچ مانتے ہو تو یہہ معجزات طاق نسیان پر دھرے رہے ہماری نگاہ میں الف لیلہ کے فسانوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور اگر معجزات واقعی ہوئے ہوں تو محمد صاحب اور اُنکا قران جھوٹھا پس محمد صاحب کی نبوت طاق نسیان پر دھری رہی اب نتیجہ یہہ ہو گا کہ جھوٹا نبی اور اس کے معجزات دونوں باطل اور یہی ہم کو ثابت کرنا تھا اور ہم کرچکے حضرت آتو ہم کو اس کا جواب نہیں آتا آپ ذرا تکلیف کر کے مولوی بٹالوی سے دریافت کریں کیونکہ وہ لدھیانہ سے بالکل نزدیک ہی اگر کوئی جواب ملے تو ہم کو بھی اطلاع سے سرفراز کرنا محمد یو تم بھی کچھ بال و پر ہلاؤ ہم نے تو کوشش کی تھی مگر منطق ہر جگہہ تمہارے خلاف پس حضرت کے معجزات سے ہاتھ اُٹھاؤ اب صرف اُن کی نبوت پر بلا معجزات اڑے رہو۔ فقط

راقم

ڈاکٹر احمد شاہ شایق

شایق صاحب خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں مگر میں تو یہی کہے جاؤنگا کہ محمد صاحب بے معجزہ تھے اور اس کا ثبوت سورۃ صافات سورۃ الانبیا سورۃ انعام سورۃ بنی اسرائیل نیز قرآن کے دیگر مقامات سے بخوبی دے سکتا ہوں مگر آپ کو تو انعام کی چاٹ لگی ہوئی ہی اہل اسلام کی تائید کرنے سے کب باز آنے لگے ہیں قربان ہیر پھیر کے کہ چلتے ہاتھ آپ کے انعام پر پانی پھیر دیا اور تفسیر احمدی جلد سوم صفحہ ۲۹ پر سورۃ انعام کی تفسیر کرتے ہوئے صاف صاف کہدیا کہ محمد صاحب کو معجزہ وعجزہ کچھ نہیں آتا تھا ہماری تمہاری طرح انسان تھا اور پھر یہی ہیر پھیر جلد سوم صفحہ ۲۹ میں پکار پکار کہہ رہا ہی کہ ہمارے سچے ہادی محمد رسول الله نے اور ہمارے سچے خدا نے صاف صاف معجزات کی نفی کر دی۔

پھر طرفہ تر یہہ کہ مثال کے طور پر جو آپ نے معجزات لکھے ہیں اُن سے تو رہی سہی حضرت کی اور بھی قلعی کھل گئی چلّاتے ہوئے اُونٹ کو خاموش کر دیا گھوڑے کو ٹھوکر لینے سے باز رکھنا معجزے ہیں کہ بچوں کے کھیل ہیں گوشت کے ساتھ دودھ کے بدرقہ کی ایک ہی کہی اس سے حضرت کی طبابت دانی بھی معلوم ہو گئی۔ مظاہر حق جلد چہارم کے پہلے باب میں ابی ہریرہ وابی سعید خدری وانس وام قیس وجابر وغیرہ وغیرہ نے حضرت کی طبابت دانی کے بہت تعریفی راگ گائے ہیں مگر اس معجزہ نے سب کرکری کر دی۔

یہہ جو آپ نے آخر میں منطقی نتیجہ نکالا کہ جھوٹا نبی اور اس کے معجزات دونوں باطل اُسکو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔

راقم

راماننداور لودیانہ

گجرات پنجاب

ہر ایک مسیحی اپنے بھائیوں کی ترقی دیکھکر یا سُنکر اکثر خوش ہوتا ہی اس لئے بڑی خوشی کی بات ہی کہ علاقہ بار نہر جنگ برانچ پر ہمارے معزز دوست بابو دیدار سنگھ صاحب اونجلسٹ وممبر میونسپل کمیٹی گجرات کو بلحاظ سابقہ خاندانی سرکار سے زمینداری طور پر زمین عطا ہوئی ہی دراصل بابو صاحب اسی قابل ہیں کیونکہ اُن کی رفتار وگفتار مسیحی نمونہ پر مبنی ہی اس لئے خدا نے اُنکو یہہ شرف بخشا کہ چک مذکور کا نام بھی مہتمم صاحب آبادی نے آپ کے نام نامی پر دیدار پور رکھدیا ہی۔ اور چک مذکور کے دو نمبردار مقرر ہوئے ہیں جن میں سے ایک ہمارے دوست بابو صاحب ہیں اس کامیابی کے لئے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم اُن کو اپنے فضل وکرم سے اس سے زیادہ دن بدن بڑھائے سچ ہی۔ پہلے تم خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو ڈھونڈھو تو یہہ سب چیزیں بھی تم کو ملینگی۔

اسی شہر کے معزز مسیحی مسٹر جے۔ ڈانیل صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول کو بھی اسی زمرہ میں پانچ مربعہ زمین اسی نہر کی گوگیرہ برانچ پر عطا ہوئی ہی ہماری دعا ہی کہ آپ بھی نہ صرف نمبردار مقرر ہوں بلکہ اُن کے چک کا نام بھی اُنہیں کے نام پر رکھا جاوے۔

خاکسار

الدوتا واعظ گجرات پنجاب

خُداوند کی دُعا

ہمارے پدر تو جو ہی آسماں میں ‖ ہو تقدیس اور راج تیرا جہانمیں
بر آوے تیری مرضی ہے خدایا ‖ زمین پر بھی ہی جسطرح آسمانمیں
ہمیں سیر کر آج بھی نان سے تو ‖ کہ رازق ہمارا ہی عمر رواں میں
قصوراور کے جیسے ہم بخشتے ہیں ‖ تو کر عفو میرے قصور آسمانمیں
نہ ڈال امتحاں میں بدی سے بچالے ‖ کہ ہو سرخرو شاد دونو جہانمیں
کہ شاہی وقدرت جلال آپکے ہیں
ہمیشہ مدام اور سدا ہر زماں میں

انتقال پرملال

پادری پنڈت موہن لال

واقعہ ۱۱ جون ۱۸۹۹ء یوم یکشنبہ ۲ بجے دن کو بمقام رکھا فتحگڈھ بعارضہ قبض شکم جناب بزرگ پادری پنڈت موہن لال صاحب نے اِس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی آپ کی مختصر سوانح عمری عرض کی جاتی ہو آپ غالباً ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوئے قوم کے برہمن اور گوت کے پاٹھک رضی پور متصل کمال گنج ضلع فرخ آباد کے رہنے والے تھے شاید ۱۵ برس کی عمر میں کرنل وہیلا صاحب کی زبان مبارک سے آپ کو خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری پہنچی مگر اسوقت آپ مسیحی نہیں ہوئے مگر چند لڑکوں کو کرنل صاحب کی طرف سے تعلیم دیتے تھے پھر کسی وقت سرکاری سواروں میں ملازمت اختیار کی ایام غدر میں آپ کے قول کے مطابق آپ سنگی رامپور ضلع فرخ آباد کے استھل میں لب گنگ انجیل مقدس کے اس مقام کی تلاوت فرماتے تھے جہاں خداوند نے مسیحیوں پر آنے والی مصیبتوں کا ذکر فرمایا ہو پنڈت جی موصوف اکثر فرماتے تھے کہ غدر کے حالات دیکھ سُنکر اُن باتوں کی میرے دلپر بڑی عبرت بخش تاثیر پڑتی تھی بالآخر بعد اختتام غدر قریب ۱۸۶۰ء میں آپ نے پادری اسکاٹ صاحب کے دست مبارک سے اصطباغ پایا اور اپنے ہموقوم اور نیز دیگر ہندو مسلمانوں کے شک رفع کرنے کو گرچہ گھر میں نہیں مگر سرکاری پریڈ پر بپتسمہ حاصل کیا پھر آپ مشن میں کارگزار رہے اور آپ کا آرڈنیشن ہو گیا مختلف جگہوں میں منادی کرتے رہے آخر عمر میں اپنے ضلع میں رہنا پسند کیا عرصہ دراز سے آپ نے اناج کھانا ترک کر دیا تھا صرف دودھ پر گزارہ کرتے تھے آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہیں شاید ایک لڑکی ہو اور وہ اپنی قوم و برادری میں ہو آپ نے ایک لڑکا متبنی کیا تھا وہی بعد انتقال آپ کی جایداد متروکہ کا وارث ہوا آپ نے ایک گیگر نامہ بنایا ہو اپنی زندگی میں اکثروں کو آپ سنایا کرتے تھے اور آپ کو بالکل زبانی یاد تھا غالباً وظیفہ کے طور پر بعد تلاوت کلام اللہ کے پڑھا کرتے تھے اس میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا مجسم ہونا اور کفارہ دینا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا اور بعض حالات غدر کا بیان ہوا ہی ہم نے پنڈت جی کو صلاح دی تھی کہ اُسے چھپوانا چاہیے مگر کیا باعث کہ کیوں نہیں چھپوا سکے اگر وہ چھپے تو بہتوں کو مسیح کی طرف کھینچنے میں کامیابی ہو گی ہم اُن کے پسر خواندہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اُسے بطور یادگار کچھ روپیہ لگا کر چھپوا دیں ہم اُن کی یادگار میں قطعہ تاریخ نظم کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں سہ گر قبول افتد زہے عزّو شرف۔

قطعہ تاریخ

کیا دار فنا سے کوچ موہن لال پنڈت نے
اب اُن کا ذکر دنیا میں برائے نام پاتے ہیں
مسیحی تھے مُسِن تھے عمر اُناسی سال کی پائی
قضا سے اُن کی ہم دل میں غم و آلام پاتے ہیں
یہہ ہم کو فکر تھا مت کہ لکھ رکھیں سن رحلت
وہ خوش قسمت ہیں دنیا میں جو نیک انجام پاتے ہیں
لب جنبان سے گویا آپ نے اظہار فرمایا
ہم اپنی محنتوں سے چھوٹ کے آرام پاتے ہیں

راقم

ک۔ن۔م۔س۔ از فرخ آباد۔

مسیح دروازہ پر

"دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آؤنگا اور اُس کے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا" (مکاشفہ ۳: ۲۰)

خداوند یسوع دروازہ پر کھڑا ہو کر کھٹکھٹا رہا ہی کون اس کی آواز سُنکر دروازہ کھولیگا وہ منصف عادل بادشاہ ہو وہ تم سے ناراض ہو کر عدالت کرنے کے لئے تمہارے دروازہ پر نہیں آیا ہی "تو کہتا ہی کہ میں دولتمند ہوں اور مالدار ہوا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور نہیں جانتا کہ تو عاجز۔ اور لاچار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہی" ہم اپنے غرور میں غرق ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں زمین ہمارے پاؤں کے زیر ہو اور آسمان ہمارے ہاتھ میں قابو ہو اسے گمراہ انسان تو نہیں جانتا کہ تو عاجز۔ لاچار۔ غریب۔ اندھا اور ننگا ہی۔

ہماری اس گمراہی اور رباطل غرور کے سبب اگر چاہتا تو خداوند یسوع سزا دینے کے لئے ہمارے دروازہ پر کھٹکھٹاتا اس حالت میں ہمارا دل لرزہ میں گرفتار ہوتا لیکن خداوند بڑا محب ہو اس لئے وہ بطور محب کے ہمارے دروازہ پر آیا ہو اور آہستہ آہستہ کھٹکھٹاتا ہو اور محبت والی شیریں آواز سے بلاتا ہو اور کہتا ہو کہ اے سوتے ہوئے انسان اُٹھ

اور اپنے پیارے کے لئے دروازہ کھول دے۔

"میں سوتی ہوں پر میرا دل جاگتا میرے محبوب کی آواز ہے جو کہ دروازہ پر کھٹکھٹاتا ہے میرے لئے کھول۔ میری بوا۔ میری جانی۔ میری کبوتر میری پاک اور پاکیزہ کہ میرا سر اُس سے تر ہے اور میری زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں" غزل الغزلات ۵: ۲ اس نظارہ میں محب دروازہ پر کھڑا ہے اس کا سر اوس سے تر ہے اور اس کی زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں اس کو دیکھکر خیال آتا ہے کہ جس کو وہ پیار کرتا ہے رات بھر اس کے مکان کو تلاش کر کے اب اس کے مکان کا پتا لگا ہے اور اس مکان کے دروازہ پر کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ کھٹکھٹاتا اور شیریں آواز سے بُلا رہا ہے "میرے لئے کھول۔ میری بوا میری جانی۔ میری کبوتر۔ میری پاک اور پاکیزہ کہ میرا سر اوس سے تر ہے اور میری زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں" مسیح کلیسیا کو پیار کرتا ہے اور کلیسیا کے لئے اس نے اپنا لہو بہایا ہے اس لئے اب وہ کلیسیا کے دروازہ پر آکر کھٹکھٹاتا ہے کہ "میرے لئے کھول۔ میری بوا۔ میری جانی۔ میری کبوترا اور میری پاک اور پاکیزہ وغیرہ" کیا کلیسیا یہ شیریں آواز نہیں سُنیگی اور اپنے محب کو دروازہ کھولکر اندر نہیں بُلاویگی۔

خداوند جیسا کلیسیا کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے ویسے ہی وہ ہر ایک کے دل کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ وہ بہت تلاش کرتا ہوا آج تمہارے دل کے دروازہ پر آپہنچا ہے اور آہستہ آہستہ کھٹکھٹا رہا ہے کیا تم اس کی شیریں آواز نہیں سُنو گے اور اپنے پیارے یسوع کو دل میں جگہ نہ دو گے۔

"اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے" "آواز" سُننا چاہئے جب تک اس کی آواز نہ سُنو تب تک کیونکر دروازہ کھولو گے اس لئے آواز سُننے کے لئے بیدار رہنا چاہئے۔ سلومیت کہتی ہے میں سوتی ہوں پر میرا دل جاگتا" (غزل ۵: ۲) سلیمان کی آواز سُننے کے لئے سلومیت کا دل جاگتا تھا آنکھوں پر نیند چھا رہی تھی مگر دل بیدار تھا اور وہ آواز سُننے کی منتظر تھی۔

بیداری اور انتظاری چاہئے" چاہئے کہ تمہاری کمر بندھی رہے اور تمہارا دیا جلتا رہے اور تم خود اُن آدمیوں کی مانند ہو جو اپنے خاوند کی راہ دیکھتے ہوں کہ کب وہ شادی میں سے آوے تاکہ جب آوے اور کھٹکھٹاوے تو جھٹ اس کے واسطے دروازہ کھولدیں۔ مبارک ہیں وہ نوکر جن کو اُن کا خاوند آکر جاگتا پاوے میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ آپ کمر باندھ کے اُنہیں کھانے کو بٹھاویگا اور پاس آکر اُن کی خدمت کریگا" (لوقا؛ ۳۵ تا ۳۷) سو جاگتے رہو اور تمہارا دیا جلتا رہے تم اپنے خاوند کی انتظاری میں رہو تاکہ جب وہ دروازہ پر کھٹکھٹاوے تو تم اُس کی آواز سُنکر دروازہ کھول سکو۔ خداوند تمہارے دروازہ پر آیا اور کھٹکھٹایا اور شیریں آواز سے تم کو بُلایا لیکن تم گہری نیند میں سو رہے ہو اُس کو جواب نہیں ملا وہ واپس چلا گیا۔ بھائیو ایسا نہ ہووے۔

"میں نے اپنے محبوب کیلئے کھولا پر میرا محبوب پھر کے چلا گیا تھا میں ہوش میں نہ تھی جبکہ وہ مجھ سے بولا میں نے اُسے ڈھونڈا پر نہ پایا۔ میں نے اُسے پکارا پر اُس نے مجھے جواب نہیں دیا" (غزل ۵: ۶) بھائیو دیر میں دروازہ کھولنے سے کچھ نہیں بنیگا تم خداوند سے شرماتے کیوں ہو وہ جانتا ہے کہ تم عاجز اور لاچار اور غریب اور اندھے اور ننگے ہو۔ کیا اس کے سامنے کوئی چھپانے کی بات ہے؟ اس لئے تم جس حالت میں ہو اسی حالت میں اپنے اندر آنے دو اس کے نور سے تم منور ہو جاؤ گے اس لئے تمہاری بدصورتی۔ لاچاری جاتی رہیگی سو تم دیر مت کرو بلکہ جلد دروازہ کھولو۔

"میں نے اُسے ڈھونڈا پر نہ پایا میں نے اُسے پکارا پر اُس نے مجھے جواب نہ دیا" ای پیارے بھائی بہنو جب وہ تمہارے دل کے دروازہ پر کھڑا ہو تب اگر تم دروازہ نہ کھولو اور اس کو نہ بُلاؤ تو اب جب وہ واپس چلا گیا تب اس کو ڈھونڈنا پکارنا لاحاصل ہے۔

ہر ایک شخص کی زندگی میں خاص ایسے موقعہ ہوتے ہیں جب خداوند اس کے دل کے دروازہ پر کھٹکھٹاتا ہے۔ افلاس۔ رنج و غم۔ مایوسی اور بیماری وغیرہ کے وقت خاص طور پر خداوند ہمارے دل کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے وہ جو زندگی کے ان وقتوں پر دروازہ کھولتے ہیں مبارک ہوتے ہیں اور وہ جو سستی اور غفلت کے سبب ایسے موقعوں پر بھی اپنے دل کا دروازہ بند رکھتا ہے سو نہایت بدبخت ہے۔

گناہ کرتے کرتے جن کے دل سخت ہو گئے ہیں اُن کو بھی کسی وقت ایسا موقعہ عنایت کیا جاتا ہے تاکہ وہ نیک راہ پر واپس آویں ایک دفعہ موقعہ کھو دینے سے پھر موقعہ ملنا از حد دشوار ہے بقول شخصے ؎

سدا دورِ دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

اس لئے ابھی اس کو قبول کرو اور خداوند یسوع کی

پناہ میں آؤ۔

"اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے میں اُس پاس اندر آؤنگا اور اُسی کے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ کھائیگا" خداوند اندر آکر ہمارے ساتھ کھانا چاہتا ہے ساتھ کھانا دوستی کا ایک نشان ہے جب تک دشمنی رہتی ہے تب تک ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں کھاتے پیتے نہیں ہیں جب دشمنی رفع ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے کی ضیافت کرتے ہیں۔ ہم جب دروازہ کھول دیتے ہیں اور خداوند کو اپنے دل میں قبول کرتے ہیں تو اُس کے ساتھ ہماری دوستی قایم ہوتی ہے خداوند تب ہم کو کھانے کے لئے دعوت دیتا ہے وہ ہمارے ساتھ کھاتا ہے اور ہم اس کے ساتھ کھاتے ہیں۔ مسیح کی موت سے خدا کے ساتھ ہمارا میل ہوا ہے اس میل کا نشان "عشاء ربانی" ہے۔

کھانے کے ایک دوسرے معنے زندگی کی روٹی کو ہر روز استعمال کرنا ہے ہر روز مسیح کا دھیان کرنا (Meditate) گویا مسیح کے ساتھ کھانا ہے مسیح سے ہم کو کامل آسودگی ہوتی ہے اور ہم سے مسیح کو آسودگی ہوتی ہے وہ ہماری زندگی کا سوتا اور سہارا ہے اس لئے اس سے ہماری آسودگی ہوتی ہے اور اس سے ہم پرورش پاتے ہیں اس لئے ہم اس کے لوگ اور میراث ہیں اس لئے ہم سے اس کو خوشی اور آسودگی ہوتی ہے۔

مسیح دروازہ پر کھڑا کھٹکھٹا رہا ہے پیارے ناظرین اگر اب تک تم نے دروازہ نہ کھولا ہو تو ابھی جلد کھولو اور اسکو پیار سے اندر بلا لو اور اسے قبول کرو۔ وہ تمہارے ساتھ کھاویگا اور تم اُسکے ساتھ کھاؤگے۔ کیا تم اس بڑی ضیافت سے انکار کروگے۔ راقم۔ پادری پی بی رائے

خداوند یسوع مسیح کا ظہور جلیل

جب سے کہ یہہ دنیا آباد ہوئی ہے تب سے وقت بوقت عجیب وغریب واقعات وقوع میں آتے رہے ہیں۔ اور گاہے بگاہے نادر حادثات بھی دیکھنے میں آتے ہیں اور وقتاً فوقتاً خوفناک ہیبت ناک ماجرے بھی گذرتے ہیں مگر کلام الہی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عالم کے آخر ہونے کا ایک وقت ہوگا جو نہایت عجیب ہوگا اور خوفناک دن کے نام سے بھی وہ وقت کہ جب یہہ بات واقعہ ہوگی ظاہر کیا گیا ہے اس میں یہہ دنیا کا تمام تماشہ یک بیک جاتا رہیگا اور یہہ نظارہ بنی آدم کے لئے نہایت عجیب ہوگا اور دنیا کے لئے یہہ حادثہ آخری ہوگا اس کے بعد سب کا خاتمہ ہو جاویگا اس خوفناک دن میں کئی عجیب وغریب باتیں ہونگی کہ جن کو دیکھکر آدمزاد کے ہوش وحواس جاتے رہیں گے یہاں تک کہ سب روئینگے اور تھرتھرائینگے اور جان میں جان نہ رہیگی کیونکہ آسمان کی قوتیں ہل جاوینگی سورج اندھیرا ہو جاویگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جاوینگے اور اسی وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا یہہ ابن آدم وہی خداوند یسوع مسیح ہے جس کا ذکر اب انجیل مقدس میں لوگ پڑھتے ہیں اور ہلکے پن سے خاطر میں نہیں لاتے اب وہ بے معلوم ہے لیکن اُس وقت سب اس کے نشان کو آسمان پر دیکھینگے اور وہ بڑی شان وشوکت اور قدرت وجلال کے ساتھ آسمان سے اُترکر زمین پر آویگا اور فرشتوں کے لشکر اس کے ساتھ ہونگے۔ تب وہ فرشتوں کو حکم کریگا اور وہ نرسنگا پھونکیں گے جس کے پھونکتے ہی تمام مُردگاں زندہ ہو جاوینگے اور اُس کا شاہی تخت بچھایا جاویگا جہاں پر انصاف کے لئے کل بنی آدم اس کی کچہری میں حاضر کئے جاوینگے۔ اور یہہ بڑا حاکم تمام دنیا کے لوگوں کے دو حصے کریگا پہلے حصے میں اُن لوگوں کو شامل کریگا جو دنیا میں مژدہ انجیل سنکر نجات یافتہ ہو گئے تھے وہ انکو مبارک لوگ کہکر خوشی سرمدی اور نجات ابدی کا حقدار ٹھہراویگا اور دوسرے حصے میں وہ سب لوگ ہونگے کہ جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو نہیں مانا اور اس کی خوشخبری کو قبول نہ کیا بلکہ اپنی نیکی پر بھروسہ رکھتے تھے اور سب قسم کے بُرے اور گنہگار لوگ ہونگے جنہوں نے دنیا میں اپنی نفسانی اور جسمانی خواہشوں کو پورا کیا تھا اور خدا اور دین کا کچھ خیال نہ کیا تھا اور وہ سب اپنے کاموں کے موافق بدلہ پاویں گے اور ابدی ہلاکت میں ڈالے جاویں گے اور اُنکا حصہ شیطان کے ساتھ ہوگا اور دوزخ کے عذاب میں جلیں گے۔

پہلی دفعہ جب خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں ظاہر ہوا تب پست حالی اور خاکساری میں ظاہر ہوا اور ہر طرح کے دُکھ ومصیبت اور لعن طعن کی برداشت کی حتی کہ صلیبی موت بھی سہی پر یہہ سب کچھ کرنا ضرور تھا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو گناہ اور موت آدمزاد کے اُوپر سے نہ ٹلتے اس لئے یہہ سب کچھ پایۂ تکمیل کو پہنچانا ضرور تھا اور جب یہہ تمام بھاری کارروائی انسان کی نجات کے لئے وہ کر چکا تو آسمان پر صعود فرما گیا جہاں سے وہ اب دوسری بار آنے والا ہے مگر اب اس کی آمد بڑے جلیل ظہور کے ساتھ ہوگی بڑے جاہ وجلال اور دبدبے اور شان وشوکت کے ساتھ وہ بادشاہوں اور سلطانوں امیروں اور غریبوں سب کے انصاف کے لئے آویگا

آہ اُس کے لوگوں کے لئے کیسا خوشی کا مقام ہوگا کیونکہ وہ اُن کو ابدی خوشی دیگا لیکن حیف کہ اس کے مخالفین کی شامت آجاویگی کیونکہ وہ سرکشی کے بدلے ابدی ہلاکت میں ڈالے جاویں گے مبارک وہ آدمی جو اس بڑے انقلاب کے وقت نہ گھبراوے بلکہ دنیا کی خرابی کے انجام ہونے اور آسمان کی بادشاہت کے قایم ہونے اور عروج پکڑنے پر خوش ہو۔ اور اس میں شریک ہونے کے لایق ٹھہرے۔

الراقم

جے۔ ایس

کرسچیان دو طرح کے مندرجہ ذیل

ہیں

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء

او پیارو بغیر روح القدس کے کرسچیان کی زندگی روکھی اور پھیکی اور نکمی ہے خداوند کا کلام صاف کہتا ہے کہ جس نے روح القدس کا بپتسمہ نہیں پایا وہ سچا کرسچیان نہیں اے ناظرین خواہ وہ مشن کا ملازم ہو یا وہ پادری ہووے امیر ہو یا فقیر ہو دولتمند ہو یا کنگال ہو اگر وہ روح سے سر نو پیدا نہیں ہوا ہے وہ کرسچیان نہیں کیونکہ کرسچیان ہونے کے لئے ایک ہی شرط ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ عیسائی ہونے اور کرسچیان کہلانے کے لئے روح سے سر نو پیدا ہونا ضرور ہے۔

کیونکہ جب شاگرد روح القدس سے بھر گئے تو وہ طرح بطرح کے معجزے کرنے لگے اب وہی پطرس جو کرسچیان کہلانے سے شرماتا تھا اب اس نام پر جان دینے کو طیار ہے اب ان کی زبان میں ایسی تاثیر ہوئی کہ ان کی منادی سے ہزاروں ایمان لاتے اور نجات پاتے تھے لہذا اب اُن کا حق ہوا کہ وہ کرسچیان کہلاویں خدا کی ستایش ہو کہ ہم کرسچیان ہیں جب کرسچیان سر نو پیدا ہوتا ہے تو اس میں دو صفات مکمل پائی جاتی ہیں وہ ایمان سے بھرپور ہوتا ہے اور نیک ہو جاتا ہے چاہئے کیسا ہی بدمعاش اور گنہگار ہو تو بھی روح القدس سے نیک مرد بن جاتا ہے جیسے لکھا ہے (اور انہوں نے استفنس نامے ایک مرد کو جو ایمان اور روح القدس سے بھرا تھا (اعمال ۶ باب ۵-۸ آیت) اور نیکی کی بابت یہہ آیت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے (پس اس واسطے تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر عرفان اور عرفان پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری اور دینداری پر برادرانہ الفت اور برادرانہ الفت پر محبت بڑھاؤ۔ ۲ پطرس ۱ باب ۵ سے ۷ آیت تک) یہہ آیت گویا سچے کرسچیانوں کی حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ جو روح سے سر نو پیدا ہوا ہے اس کی زندگی اس فہرست کے مطابق ہے جو مذکور ہوئی یہہ نشانیاں سچے کرسچیانوں کی ہیں۔

اب ہم ایک اور بات کی طرف خیال کرینگے کہ سچے کرسچیانونکا حصہ اس دنیا میں کیا ہے اور دنیا سے ان کا کیا تعلق ہے خداوند ہم کو اپنے پاک کلام سے سمجھاوے اور ہماری ہدایت کرے کہ ہم اپنے فرایض کو بخوبی سمجھ لیویں۔

(۲) سچے کرسچیانوں کا حصہ اس دنیا میں دُکھ تکلیف اور مصیبت رنج و غم محنت اور صعوبت ستایا جانا اور مار کھانا بے عزت ہونا اور قید میں پڑنا۔ بلکہ یہاں تک کہ کرسچیان نام کے بدلے شہید ہونا ہے اور سچے کرسچیان کا اس دنیا سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ اس دنیا ہی کے نہیں ہیں ہاں یہہ سچ ہے کہ سچے کرسچیان اس دنیا کے کاموں سے علیحدہ ہیں خداوند مسیح نے ان کو دنیا سے چن لیا ہے وہ روح القدس اور ایمان سے بھرے ہوئے نیک مرد ہیں دنیا اور دنیا کے لوگ اس واسطے ان کے دشمن ہیں کہ وہ دنیا کے نہیں اور نہ اس دنیا کے کاموں پر چلتے بلکہ دنیا کے نابود طریقوں سے نفرت رکھتے ہیں سچا کرسچیان اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے اپنی امید کی طرف چلا جاتا ہے جہاں ان کے ایمان کا مقصد ہے اور وہاں سے محبت ان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے وہ دنیا سے دکھ اُٹھاتے ہوئے وہاں کو سفر کرتے چلے جاتے ہیں۔

معلوم نہیں کہ کتنے وہاں پہنچ گئے ہیں اور کتنے اس راستہ میں چلے جاتے ہیں دنیا ان کو اس واسطے ستاتی ہے کہ وہ دنیا کی مخالفت میں ہیں پولوس رسول فرماتا ہے (دنیا میرے آگے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے آگے۔ گلتیوں ۶ باب ۱۴ آیت)

کاش کہ ہر ایک کرسچیان کی دنیا کی نسبت یہی رائے ہو جو پولوس رسول کی تھی۔

دنیا کرسچیانوں سے اس واسطے بھی دشمنی کرتی ہے کہ دنیا نے اس سے پیشتر مسیح سے دشمنی کی اسکو مارا اور صلیب پر کھینچا اور اُسکے مارے جانے سے ہم بچگئے خداوند مسیح نے صاف فرمایا کہ جب مجھ ہرے درخت کے ساتھ دنیا یہہ سلوک کرتی ہے تو تمہارے ساتھ جو سوکھے درخت ہو کیا کچھ نہ کرینگے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب وہ تمہیں اذیت میں ڈالدینگے اور تمہیں مار ڈالیں گے اور میرے نام سے سب قوم تم سے کینہ رکھینگی (متی ۲۴ باب ۹ آیت)۔

واقعات اور رائیں

مسیحی مذہب کوئی خیالی یا چند باتوں کو ذہن سے قبول کر لینے کا مذہب نہیں ہی یہہ مذہب انسان کی زندگی سے تعلق رکھتا ہی اس لئے جب کسی شخص یا قوم کے دل میں یہہ جڑ پکڑ لیتا ہی تو اس شخص یا قوم کی ساری زندگی کا تختہ ہی پلٹ جاتا ہی اُن کی عقلیں روشن ہو جاتی ہیں اور دل پاکیزگی محبت اور بنی آدم کی ہمدردی کے خیالوں سے پر ہو جاتا ہی اور الہٰی زندگی کے کام سرزد ہونے لگتے ہیں اس مذہب کی دو ہزار برس کی تواریخ کے پڑھنے سے ہر ایک ذی ہوش انسان دیکھ سکتا ہی کہ اس پاک مذہب نے قوموں کو تاریکی اور جہالت کی حالت سے روشنی اور پاکیزگی کی حالت میں لانے کے لئے کیسا بڑا کام کیا ہی سوال پیدا ہوتا ہی کہ ہندوستانی مسیحیوں کی حالت میں ہمکو ایسی تبدیلی نمایاں طور سے نظر نہیں آتی ہی؟ ہماری رائے میں ہندوستانی مسیحیوں میں تبدیلی صاف نظر آتی ہی مگر لوگ اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھکر جس طرح سے دیکھنا چاہیے نہیں دیکھتے کیا کوئی شخص ظاہر کر سکتا ہی کہ ہندوستانی مسیحی اس ملک کے دیگر باشندوں کی آبادی کی نسبت سے کسی بات میں پیچھے رہے ہوئے ہیں؟ معترض ہندوستانی مسیحیوں کی حالت پر غور کرتے ہوئے اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اس ملک کے اعلیٰ خاندانوں میں سے ذات پات کے بندھن کے باعث تھوڑے لوگ مسیح پر ایمان لائے ہیں تو بھی وہ اپنے ہم قوم لوگوں سے ہر بات میں سبقت لے گئے ہیں باقی لوگ اُن قوموں میں سے مسیحی ہوئے ہیں کہ جن کو اس ملک کی اعلیٰ ذات کے لوگ صدیوں سے اپنے پانوں کے نیچے روندتے رہے اُنکے ذہن اور اخلاقی قوا کو بڑھنے کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا بلکہ حتی الوسع کوشش کی گئی کہ جہاں تک ہو سکے وہ دبائے جاویں تو بھی اگر ہمارے معترض ان لوگوں کو جو نیچ ذاتوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں اُن کی قوم کے ان لوگوں سے مقابلہ کریں کہ جو مسیحی نہیں ہوئے تو انکو معلوم ہو جاوے گا کہ ان لوگوں نے کیسی نمایاں ترقی کی ہی اس بات کے صاف طور سے دیکھنے کے لئے کہ مسیحی مذہب اپنے میں کیسی پاک تاثیر رکھتا ہی جاپان کی ترقی کو دیکھنا چاہیئے وہاں اس قسم کی ذات پات کی کوئی قید نہیں تھی کہ جیسی ہمارے ملک میں ہی اس واسطے مسیحی مذہب کو ہر ایک پر یکساں تاثیر کرنیکا موقعہ ملا اس واسطے تھوڑے ہی عرصے میں وہاں کے لوگوں نے ہر علم و فن میں ایسی ترقی کی ہی کہ جس کو دیکھکر دنیا حیران ہی یہاں تک کہ اب ہندوستان کے تعلیم یافتہ بھی جاپان میں علم و فنون کی تعلیم کے لئے جانے لگے ہیں آج کل کے اخبارات میں اس پر چرچا ہو رہا ہی اور کئی طالب علم ہندوستان سے جاپان کو جانے کی طیاریاں کر رہے ہیں ہاں خرچ بھی انگلستان اور امریکہ کی نسبت بہت کم ہی طالب علموں کے لئے سفر کا خرچ کم کر دیا گیا ہی چنانچہ دوسرے درجے کا کرایہ بمعہ خوراک ۱۹۴ روپیہ اور تیسرے درجہ کا بمعہ خوراک ۹۷ روپیہ ہی اور پڑھائی خوراک و رہائش وغیرہ کا خرچ قریباً ۲۵ روپیہ ماہوار ہی۔ کاشکہ ہمارے ہندوستانی بھائی جاپان کی اس قدر جلد ترقی کے اصلی سبب کو جانکر تاریکی سے نکلکر آفتاب صداقت کی روشنی میں آویں تاکہ جس طرح اب ہم کو انگلستان و امریکہ اور جاپان میں جانے کی ضرورت ہی اسی طرح ہماری ترقی کے سبب سے باہر کے لوگوں کو ہمارے پاس آکر سیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئے۔

آریہ سماج کا انگریزی اخبار آج کل مسیحی تعلیم اور مسیحیوں کے برخلاف بہت کچھ لکھتا رہتا ہی افسوس ہی کہ عام لوگ آریا سماج کی اصلی تعلیم سے ناواقف ہیں اس کے حامیوں میں سے اکثر جو وید وید کی دھوم مچاتے رہتے ہیں اس کو پڑھنا تو کجا اس کی شکل سے بھی واقف نہیں ہیں ہم نے ۱۸۹۶ء میں "دیانندی آریوں کا نئی مے کو پرانی مشکوں میں بھرنے کی کوشش کرنا" کے عنوان سے مضامین کا سلسلہ شائع کیا تھا اور مضبوط دلائل سے کہ جن کا جواب اب تک کسی آریا سماجی نے نہیں دیا ثابت کر دکھلایا تھا کہ موجودہ آریا سماج کا مذہب وہ مذہب نہیں ہی کہ جس کا ذکر ویدوں میں پایا جاتا ہی پنڈت دیانند اور اس کے چیلے موجودہ زمانے کی رفتار کے مطابق کوشش کر رہے ہیں کہ وید کے معنوں کو اپنے مطلب کے مطابق اُلٹ کر عام لوگوں پر یہہ ظاہر کر سکیں کہ مسیحی مذہب میں جو کچھ خوبیاں پائی جاتی ہیں وہ ویدوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔

تین چار مہینے ہوئے ایک مسیحی لڑکی ریلگاڑی میں سفر کرتی تھی ایک مسلمان اس کی بے عزتی کر کے بھاگ گیا تھوڑے دن بعد وہ پکڑا گیا اور سہارنپور میں اس کا مقدمہ ہوا باوجودیکہ اسیسر چاہتے تھے کہ ملزم کو سخت سزا نہ دیجاوے مگر سیشن جج نے کہا کہ اگر سخت سزا نہ دیجاویگی تو اس قسم کے جرایم بہت بڑھجاوینگے سو اسکو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیکی سُنا گیا ہی کہ ملزم نے ہائیکورٹ

۲ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۳

میسرس نسروانجی اینڈ کمپنی آکشنیر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو مندرجہ ذیل اسباب وغیرہ کو مجمع عام میں نیلام کرنے کا جنرل سٹور یارڈ لاہور میں حکم ہوا ہی یہہ نیلامی مورخہ ۲۰ جولائی بروز جمعرات سے بوقت ۸ بجے صبح ہر روز ہوا کریگی۔

فہرست اسباب

پُرانے لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ اسپاتی ریلیں۔ پُرانے چکر۔ فولادی کمانی۔ دُھرے۔ لوہے کی چادریں۔ چادر اور سُلاخ۔ پُرانی رنگیں اور بہت سا تانبا۔ پیتل کے ٹکڑے۔ بہت سے کٹے ہوئے کھوٹے سکے جن میں سے اکثر میں خالص چاندی ہے۔

محکمہ جیولاجیکل پیمایش ہند کا اسباب بتفصیل ذیل ہے

برمے۔ کلیں انجن اٹھانے کے لایق۔ ایک چھوٹا عمودی جوش آب۔ ایک برما۔ تین جوڑی مرتبان۔ ایک سنکر بار۔ ۲ روپ ساکش ۹ مستول اور برسیز۔ ۲ مستول ۲ نلکیں ۲ پچکش۔ ایک روغن کیا ہوا لوہے کا جوش آب۔ ۳ دو انچہ کی نلکیں ایک روپ سپیر۔ ایک ہنڈپمپ ایک منیلا روپ کا بنڈل۔ ایک لیٹم گلج ۔ ۷ گلج گلاسز ۵ اگینگ لیوبس۔ ایک رولر۔ ۶ انچہ ربڑ کی نلکی والا۔

تمام اسباب نیلامی کے دن سے ایک مہینے کے اندر اندر اُٹھانا ہوگا ورنہ ۳ پائی فی من فی روز کے حساب سے کرایہ لگیگا۔

بحکم

جارج بیلی صاحب چیف سٹور کیپر نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور ۱۳ جون ۱۸۹۹ء

شجاعت

شجاعت گلشن جنت کا پودا خوشنما سمجھو
شجاعت بحرِ روحانی کا گوہر بے بہا سمجھو
شجاعت کو رہِ مقصد میں اپنا رہنما سمجھو
درِ دولت پہ جانے کے لئے یہہ نقش پا سمجھو
شجاعت ہی سے عزت اور حشمت کی ترقی ہے
اسی سے خرمی کی اور راحت کی ترقی ہے
ریا و کذب سے ہوتا رہا قہر خدا نازل
کوئی مکار جنت میں نہیں ہوگا کبھی داخل
الم کے بحر کا اُن کے نہیں ملتا کبھی ساحل
نشاط و عیش اُن کے حال میں ہوتی نہیں شامل
جو بزدل ہیں اُنہیں سرچشمۂ رنج و زیاں سمجھو
الم کی اور غم کی اور مکاری کی کاں سمجھو
جو بزدل ہیں وہ کھو دیتے ہیں فوراً اپنی عزت کو
تباہ کر دیتے ہیں وہ اپنی شوکت اور ہیبت کو
خطر ہے اُن کی وقعت کو خطر ہے اُنکی دولت کو
خطر اُن کی خوشی کو ہی خطر ہی اُنکی راحت کو
شہیدانِ شجاعت اپنی جاں دیتے ہیں خنجر پر
جوانمردوں نے ضربیں کھائی ہیں تلوار کی سر پر
مبارک ہو خوشی تم کو شجاعت چاہنے والو
مبارک خرمی تم کو شجاعت چاہنے والو
مبارک برتری تم کو شجاعت چاہنے والو
مبارک خوش روئی تم کو شجاعت چاہنے والو
مبارکباد دیتا ہے تمہیں انور مبارک ہو
گُلِ مقصود و مطلب آپ کے سر پر مبارک ہو

راقم

راما نند انور

لودیانہ

عام دعوت

عیسیٰ اُستاد ہی ہمارے قریب ہو
اُس پر سزا نہیں ہے جو زیرِ صلیب ہو
وہ سب ہلاک ہونگے جو ایماں نلائینگے
اور حق کے منکروں کو بھی دوزخ نصیب ہو
فتویٰ سزا کا اُس پہ جو باطل کا ہو مرید ہے
ہو مالدار یا کہ گدا و غریب ہو ہے
قاتل مرض خطا ہے۔ شریعت نہیں دوا
ہوگی شفا بھی۔ جو مسیحا طبیب ہو ہے
داغی ہے شادیوں ہی خدا کے حضور میں
عیسیٰ حبیب تیرا ہے۔ میرا حبیب ہو ہے

راقم۔ دینا ناتھ شاد

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا